صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

محدث الاعظم ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ　　حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

﴿الْمُحْسِنِينَ﴾

رَغَدًا : وَاسِعٌ كَثِيرٌ.

معاف کر دے تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور خلوص کے ساتھ عمل کرنے والوں کے ثواب میں ہم زیادتی کریں گے۔" لفظ رغدا کے معنی واسع کثیر کے ہیں یعنی بہت فراخ۔

٤٤٧٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا، وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا وَقَالُوا: حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ)). [راجع: ٣٤٠٣]

(۴۴۷۹) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے' ان سے عبداللہ بن مبارک نے' ان سے معمر نے' ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ شہر کے دروازے میں جھکتے ہوئے داخل ہوں اور حطة کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ! ہمارے گناہ معاف کر دے) لیکن وہ الٹے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ (حطة) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حبة فی شعرة یعنی دل لگی کے طور پر کہنے لگے کہ دانہ بال کے اندر ہونا چاہیے۔

تشریح خلاصہ یہ کہ بنی اسرائیل نے اللہ کے حکم کو بدل دیا اور الٹا حکم الٰہی کا مذاق اڑانے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔ ایسے گستاخوں کی یہی سزا ہے۔

٦- بابُ قَوْلِهِ : ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ﴾

باب اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿من کان عدوا لجبریل﴾ کی تفسیر میں

تشریح مردود یہودی حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے کیونکہ انہوں نے کئی بار ان پر عذاب اتارا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل میں سے نکال کر عرب لوگوں کو دے دی۔ بعضوں نے کہا کہ یہ یہودیوں کے راز پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض یہودی عجب بے وقوف لوگ تھے۔ بھلا حضرت جبریلؑ کی کیا مجال کہ وہ جو چاہیں از خود کر دکھلائیں۔ وہ تو اللہ کے فرمانبردار فرشتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم کے تابع ہیں۔ ان سے دشمنی رکھنا خود اللہ تعالیٰ ہی سے دشمنی رکھنے کے معنی میں ہے۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: جَبْرَ وَمِيكَ وَسَرَافِ عَبْدُ إِيلَ اللهُ.

عکرمہ نے کہا کہ الفاظ جبر و میک اور سراف تینوں کے معنی بندہ کے ہیں اور لفظ ایل عبرانی زبان میں اللہ کے معنی میں ہے۔

٤٤٨٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

(۴۴۸۰) ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا' اس نے کہا کہ مجھ سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہود کے بڑے عالم تھے) نے رسول اللہ ﷺ کی (مدینہ) تشریف لانے کی خبر سنی تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر